عِلمُ المُناظرہ

مناظر اسلام
شیخ القرآن علامہ محمد فیض احمد اُویسی مدظلہ

مکتبہ اُویسیہ رضویہ
سیرانی روڈ
بہاولپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ

علم المناظرہ

تصنیف

شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

زیرِ نگرانی

قاری غلام عباس صاحب نقشبندی صاحب مہتمم مسجد نوشہرہ درکالہ

مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ
بہاول پور (پاکستان)

میں نہیں کیونکہ وہ ایک قبیح فعل ہے اور خلق القبیح قبیح (قبیح کی تخلیق بھی قبیح ہوگی) اور اللہ قبائح سے موصوف ہونا محال ہے ہم اسے یوں دفع کریں گے کہ واقعی زنا قبیح فعل ہے لیکن اس کی تخلیق کو محال کہنا منع ہے۔ ہاں قبیح کا فعل (ارتکاب) قبیح ہے تخلیق و ارتکاب میں فرقیت از کجا تا کجا

بحث ۷

(۱) نفی المدلولؔ من غیر الدلیل مکابرۃ لاتسمع (شریفیہ)

دلیل کے بغیر مدلول کی نفی مکابرہ ہے۔ سائل (بالمقابل) کی بات ہرگز ہرگز نہ سنی جائے گی۔ دیوبندیوں۔ وہابیوں کو بالخصوص یہی مرض چڑھا ہوا ہے کہ اہل سنت کے اکثر مشہور عقائد مسائل پر صرف اتنا کہہ دیتے ہیں کہ یہ بدعت ہے یا شرک ہے حالانکہ ان پر لازم ہے کہ وہ اپنے مؤقف کو قرآن و حدیث کی تصریحات سے ثابت کریں جیسے ہم نے اپنے عقائد و مسائل کو دلائل کی روشنی سے بیان کیا۔

۲- نفی المدلول مع اقامۃ السائل الدلیل علیہ قبل اقامۃ المدعی الدلیل علیہ غصب (شریفیہ) سائل کا مدعی کے مدلول کی نفی مع اقامۃ الدلیل قبل اس کے کہ مدعی اپنی دلیل کرے کا نام غصب ہے اور غصب (علم المناظرہ) بالکل غیر مسموع ہے یہی محققین کا مذہب ہے (رشیدیہ)

دور سابق کے سابقین کے متعلق کہنا غیر مفید ہے

غاصبین کی نشاندہی

ہم اپنے زمانہ کے غاصبین کی دھاندلی کا ثبوت پیش کرتے ہیں کہ جب ہم میدان مناظرہ میں پہنچتے ہیں کہ ہمارے حریف پہلے سے ایک لمبی چوڑی تحریر لکھ کر عوام کو سنانا شروع کر دیتے ہیں جس میں ہمارے مسلک کے کوسوں دور بلکہ اس کے ہزاروں منازل خلاف لکھ کر ہم سے اس کے اثبات کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔

سہ مدلول سے مدعی (بصیغہ مفعول مراد ہے) (رشیدیہ)

قاعدہ معلل (مدعی) کے مدعی کی دلیل قائم کرنے کے بعد سائل (بالمقابل) کا مدلول (مدعی) کی نفی کا نام معارضہ ہے۔

قاعدہ کیا معارضہ میں بالمقابل کی دلیل تسلیم کر لینی چاہیئے اگرچہ ظاہراً یہی بایں طور کہ اس کی دلیل کا تعرض نہ کیا جائے نہ اثباتاً نہ نفیاً یا نہ پہلا یعنی اشتراط زیادہ مشہور لیکن عدم اشتراط زیادہ ظاہر ہے۔

قاعدہ قطعیات میں معارضہ نقض کی طرف راجع ہے بخلاف نقلیات ظنیہ کے جیسے قیاس فقہی ان میں نقض کی طرف رجوع کی ضرورت نہیں

فائدہ بعض نے کہا وہ معارضہ جس میں نقض ہے اور معارضہ بالقلب ماهیۃ وحقیقۃ میں متشارک ہیں ان کے درمیان تغایر اعتباری ہے۔

بحث ۷

وہ حکم جسے مدعی نے دلیل سے بداہتہ بیان کی ہے اس پر معارضہ دلیل سے ہو سکتا ہے مثلاً مدعی کہے کہ یہ حکم بدیہی ہے اس لیے کہ مشاہدات سے ہے اس پر سائل (بالمقابل) کہے کہ ہمارے ہاں ایسی دلیل موجود ہے جو اسی حکم کے خلاف دلالت کرتی ہے (فائدہ) مذکورہ بالا اقسام خمسہ اس میں بھی جاری ہو سکتے ہیں اس کے جواز کی دلیل یہ ہے کہ جب بدیہی کا برہان سے معارضہ کیا جائے تو وہ برہان زیادہ حقدار ہے کہ اسی کا اعتبار کیا جائے جیسے دلیل نقلی کہ جب اس کا دلیل عقلی سے معارضہ ہو تو دلیل عقلی قبول کرنے کے لحاظ سے زیادہ حقدار ہے بلکہ جمیع اوقات میں وہی زیادہ معتبر ہے۔ ہاں جب دلیل نقلی قطعی ہو تو پھر عقلی دلیل غیر معتبر ہے کیونکہ قطعی دلیل یا قرآن ہے یا حدیث۔

بحث ۸

کبھی مقدمہ معینہ دلیل سے نقض قائم کیا جاتا ہے مثلاً اس مقدمہ کی دلیل کے فساد پر دلیل قائم کی جائے یا تعارض پیدا کیا جائے۔